السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
حضرت مفتی تقی عثمانی دامت برکاتھم

امید ہے آپ خیریت سے ہونگے – اللہ تعالٰی آپکو صحتِ کاملہ و عاجلہ عافیت کیساتھ عطا کرے -

آنجناب نے کچھ عرصہ پہلے (غالبا اسی رمضان المبارک میں) اصلاحی مجلس میں مسترشدین کو ایک مسنون دعا پڑھنے کو تلقین کی تھی

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وَلِيجَةً ، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ زُلْفَى وَحُسْنَ مَآبٍ .

اس دعا اور اسی حدیث کے متعلق کچھ گزرشات عرض کرنے ہیں -

اس دعا کی اسنادی حیثیت کیا ہے ؟
اور اس دعا کو حضور کی نسبت سے بیان کر سکتے ہیں یا نہیں ؟

اس دعا کےمتعلق
ہندوستان کے محقق عالم دین شیخ طلحہ منیار مدظلہ (شاگرد شیخ ابوغدۃؒ) نے مندرجہ ذیل رائے دی ہے

آپ ان کی اس رائے سے بحیثیت محدث متفق ہیں یا نہیں ؟

سوال : کیا یہ دعا صحیح سند سے ثابت ہے ؟ :

اللَّهُمَّ اجْعَلْ لِي عِنْدَكَ قُرْبَةً ، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وَسِيلَةً
، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ وَلِيجَةً ، وَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ زُلْفَى
وَحُسْنَ مَآبٍ ۔

الجواب : نہیں ، سند بالکل واہی ہے ، لہذا ان کلمات کی نسبت حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کی طرف کرنا درست نہیں ہے ۔

فوائد تمام رقم 468 فردوس دیلمی اور ترغیب اصبہانی رقم 1313 تینوں کتابوں میں
یہ دعائیہ کلمات ایک لمبی دعا کا حصہ ہیں ، اور ان کا دار ومدار اس سند پر ہے :

قال أَبُو الْحَسَنِ خَيْثَمَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ : حدثنا أَبُو عَبْدِ
اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ حَيَّانَ الْمَدَائِنِيُّ ،
بِالْمَدَائِنِ ، حدثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْفَضْلِ بْنِ عَطِيَّةَ ، عَنْ أَبِي
إِسْحَاقَ ، عَنِ الأَغَرِّ أَبِي مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ بہ مرفوعا ۔

محمد بن الفضل پر ائمہ حدیث نے سخت جرح کی ہے ، ابن معین ، ابن ابی شیبہ ،
سعدی ، فلاس ، احمد وغیرہ نے اس پر چھوٹ بولنے کی اور من گھڑت روایات بیان
کرنے کی تہمت لگائی ہے (کامل ابن عدی 6/ 161) ۔

اس سے روایت کرنے والا محمد بن عیسی بن حیان بھی بعض ائمہ کے نزدیک مجروح ہے (تاریخ بغداد 3/ 203) ۔

خلاصہ : مذکورہ دعا کے الفاظ تو درست ہیں ، دعا کے طور پر پڑھنے میں بھی کوئی حرج نہیں ہے ، مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے ، سند بالکل ضعیف نا قابل اعتماد ہے ، بلکہ الروض البسام 478/4 کے مصنف نے موضوع تک قرار دیا ہے ۔

واللہ اعلم ۔

✍کتبہ الشیخ محمد طلحہ بلال احمد منیار

والسلام

شوکت علی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت محترم جناب شوکت علی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کے نام آنجناب کا مکتوب موصول ہوا، جو حضرت والا کے ایک خطاب میں بیان کردہ دعا کے سلسلے میں ہے۔ حسبِ ہدایت حضرت والا عرض ہے کہ واقعتاً نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک اس دعا کی سند کافی کمزور ہے، جس کی وجہ سے اس دعاء کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب کر کے بیان نہیں کرنا چاہئے۔ ان شاء اللہ آئندہ اس کا خیال رکھا جائے گا۔ توجہ دلانے پر آپ کے ممنون ہیں۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء۔ فقط۔ والسلام۔

شاکر جکھورا

بندہ شاکر صدیق جکھورا

۱۵/۳/۴۰ھ